قرآن مجید اور انجیل کے مشترک احکامات

ذیشان سرور
ایڈیٹر رسالہ اجتہاد

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت کے لئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے اور ان کو کتابیں اور صحیفے بھی دیئے تاکہ انسانوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا جا سکے۔ ان الہامی کتابوں میں چار کتابیں مشہور ہیں: قرآن، تورات، انجیل اور زبور، جن میں قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی تکمیل کی۔ اس مضمون میں قرآن اور انجیل کے بعض مشترک احکامات کا ذکر کیا جائے گا لیکن اس سے پہلے چند حقائق کا جاننا ضروری ہے کہ قرآن کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ایک مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ لیکن قرآن پاک کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں اب اپنی اصلی شکل میں قائم نہیں ہیں اور ان میں تحریف ہو چکی ہے اور ان کو قرآن کی کسوٹی سے دیکھا جائے گا کیونکہ قرآن ان کتابوں پر مھیمن (نگہبان) ہے۔ (المائدہ۵:۴۸)

اگر قرآن کی روشنی میں انجیل کا مطالعہ کریں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں تحریف ہے اور کہاں وحی الٰہی کے شرارے موجود ہیں۔ اس وقت جو انجیل عیسائیت میں رائج ہے وہ چار انجیلوں اور باقی حواریوں کے خطوط پر مشتمل ہے جس کو موجودہ بائبل میں عہد نامہ جدید (New Testament) کہا جاتا ہے ان چار انجیلوں کے نام یہ ہیں۔

(ا) انجیل متی (۲) انجیل مرقس (۳) انجیل لوقا (۴) انجیل یوحنا

جب ہم قرآن مجید کی روشنی میں تورات و انجیل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان میں تحریف کو چھوڑ کر بہت سی باتیں اور احکام مشترک نظر آتے ہیں کیونکہ ان تمام کا سرچشمہ وحی ہے اور تمام انبیاء کی دعوت کا مقصد ایک اللہ کی عبادت اور اس کے دین کی اشاعت تھی۔ لہٰذا بین المذاہب مکالمے کی اولین ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ پہلے مشترک باتوں کی طرف آیا جائے۔ قرآن پاک نے بھی اہل کتاب کو اس بات کی دعوت دی ہے کہ:

''کہہ دیجئے اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہم اور تم میں مشترک ہے کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا معبود نہ بنائے۔''

(آل عمران ۳:۶۴)

چنانچہ بین المذاہب مکالمے کا پہلا بنیادی اصول قرآن نے یہ بتایا ہے کہ پہلے مشترک باتوں کی طرف آنا چاہیے۔ اسی تناظر میں قرآن اور انجیل کے چند اہم احکام درج ذیل ہیں۔

توحید کی تعلیم

قرآن کی تعلیم کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔ قرآن میں ہے کہ:

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ۔

''بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو۔'' (طٰہٰ ۲۰:۱۴)

انجیل میں بھی توحید کی تعلیم کا پورا بیان ہے انجیل متی میں عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

''تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔'' (متی۴:۱۱)

اسی طرف قرآن پاک میں اشارہ ہے اور عیسیٰؑ کا قول نقل ہوا ہے۔

وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَ رَبَّکُمْ. (المائدہ:۵:۷۲)

''اور مسیحؑ نے کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔'' انجیل مرقس میں عیسیٰؑ کا فرمان ہے ''اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے اور تو خداوند خدا سے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے بڑھ کر محبت رکھ۔'' (مرقس ۲۸-۳۲)

روز آخرت کا بیان

آخرت پر ایمان اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس دن لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور ان کے نامہ اعمال کی بنا پر ان کو جنت اور جہنم میں بھیجا جائے گا۔ قرآن میں ہے کہ:

''آپ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کوئی شک نہیں خوف دلائیں (اس

روز) ایک فریق جنت میں اور ایک فریق جہنم میں جائے گا۔" (الشوریٰ ۴۲:۷)

قرآن کی طرح انجیل میں بھی روز آخرت کا بیان ہے اور اس کو خدا کی بادشاہی سے تعبیر کیا گیا ہے اور عیسیٰؑ نے بھی کہا ہے کہ اللہ کے احکام کی پیروی کرنے والے ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔ انجیل متی میں ہے:

"(نیکی نہ کرنے والے) ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راست باز ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔" (متی ۲۵:۴۶)

"یسوع نے ایک بچے کو پاس بلا کر اسے ان کے بیچ میں کھڑا کیا اور کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہو گے۔" (متی ۱۸:۲-۳)

"اچھا آدمی اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور برا آدمی برے خزانے سے بری چیزیں نکالتا ہے اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے۔ عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب سے راست باز ٹھہرایا جائے گا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔" (متی ۱۲:۳۵-۳۷)

نجات اعمال صالحہ پر ہے

قرآن میں جگہ جگہ بیان ہے کہ انسان کی نجات ایمان اور اعمال صالحہ پر منحصر ہے جو اچھے عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو برے عمل کرے گا وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ قرآن میں کئی جگہ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا بیان آیا ہے۔ قرآن میں ہے "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" قرآن کی طرح انجیل میں بھی عیسیٰؑ نے اعمال صالحہ کے بجا لانے پر زور دیا ہے اور نیک اعمال کو جنت اور گناہوں کو جہنم کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ انجیل متی میں ہے:

"اور دیکھو کہ ایک شخص نے پاس آ کر یسوع سے کہا اے استاد میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اس نے کہا تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا ہے نیک تو ایک ہے یعنی خدا لیکن اگر تو ہمیشہ زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر، اس جوان نے اسے کہا کون سے حکموں پر؟ یسوع نے کہا یہ کہ خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، اپنے ماں اور باپ کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر۔ اس نے کہا میں نے ان سب احکام پر عمل کیا اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ یسوع نے اس سے کہا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے تجھے آسمان پر خزانے ملیں گے۔" (متی ۱۵:۳-۹)

دوسری جگہ عیسیٰؑ کا ارشاد ہے کہ:

"(نیکی نہ کرنے والے) ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راست باز ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔" (متی ۲۵:۴۶)

قرآن کی طرح انجیل میں بھی گناہوں کو جہنم کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ:

"اے ریاکار فقیہو اور فریسیو...... تم نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو...... اے سانپو! اے افعی کے بچو تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے۔" (متی ۲۲:۲۹-۳۳)

انجیل میں دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

"فرشتے بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں جمع کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اس وقت راست باز لوگ اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی طرح چمکیں گے۔" (متی ۱۳:۴۱-۴۳)

"جو مجھ سے اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے...... اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو! میرے پاس سے چلے جاؤ پس وہ جو کوئی میری باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے وہ عقل مند ہے...... اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بے وقوف ہے۔" (متی ۶:۲۱-۲۶)

انجیل کی ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ کے فرمودات کے مطابق نجات کا دارومدار صرف ایمان اور احکام الٰہی کی پیروی اور گناہوں سے اجتناب ہے۔

عیسیٰؑ اللہ کے رسول اور انسان ہیں

قرآن پاک نے واضح طور پر کہا ہے کہ عیسیٰؑ اللہ کے نبی اور انسان ہیں، قرآن میں ہے:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ (مریم ۱۹:۳۰)

"عیسیٰؑ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اور مجھے کتاب دی گئی ہے اور مجھے نبی بنایا گیا ہے۔"

اناجیل اربعہ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عیسیٰؑ نے اپنے آپ کو رسول اور انسان کہا ہے۔ یوحنا کی انجیل میں ہے:

"میں نے جو کچھ کہا اپنی طرف سے نہیں بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں اور میں جانتا ہوں اس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔" (یوحنا ۱۲:۴۹-۵۰)

"یسوع نے پکار کر کہا کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔" (یوحنا ۱۲:۴۴)

"یسوع نے آنکھیں اٹھا کر کہا: اے باپ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری سن لی اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے مگر ان لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں میں نے کہا تا کہ وہ ایمان لائیں کہ تو ہی

نے مجھے بھیجا ہے۔" (یوحنا۱۱:۴۱-۴۲)

"اور جب یسوع گدھے پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوا تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی اور لوگ کہنے لگے یہ کون ہے، بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی یسوع ہے۔" (متی ۲۱:۱۱)

عیسیٰؑ نے چاروں اناجیل میں ۷۰ مرتبہ اپنے آپ کو ابن آدم کہا اور کہلوایا ہے مثلاً متیٰ میں ہے:

"ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔" (متی۱۱:۱۹)

دوسری جگہ ہے: "ایک فقیہہ نے آپؑ سے کہا کہ جہاں آپ جائیں گے میں بھی جاؤں گا۔ تو آپؑ نے کہا "لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے سر دھرنے کی جگہ نہیں۔" (متی ۸:۲۰)

انجیل کی ان آیات سے واضح ہے کہ عیسیٰؑ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

نماز کے احکام

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے اور قرآن میں کئی جگہ پر اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرنے کے الفاظ ملتے ہیں۔ قرآن کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ نماز کا حکم تمام انبیاء کی امتوں میں تھا اور انبیاء اور ان کی امتیں نماز پڑھتی تھیں۔

قرآن کی گواہی ہے کہ زمانہ رسالتﷺ میں یہود و نصاریٰ کے صالحین نماز کا اہتمام کرتے تھے۔

"ان اہل کتاب میں ایک گروہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یہ راتوں کو آیات الٰہی کی تلاوت کرتے اور اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز رہتے ہیں۔" (آل عمران ۳:۱۱۳)

قرآن پاک میں بھی سیدنا مسیحؑ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا:

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ. (مریم ۱۹:۳۱)

"اور اللہ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے۔"

انجیل میں بھی سیدنا عیسیٰؑ کے نماز پڑھنے اور اس کی ادائیگی کا حکم ہے۔ انجیل متی میں ہے:

"اور لوگوں کو رخصت کر کے (یسوع) تنہا نماز پڑھنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلا تھا۔" (متی۱۴:۲۳)

لوقا کی انجیل میں ہے "اور ان سے کہا تم سوتے کیوں ہو اٹھو اور نماز پڑھو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔" (لوقا۲۲:۴۶)

مرقس کی انجیل میں ہے "اور وہ صبح سویرے اٹھ کر نکلا اور ایک ویران جگہ میں گیا اور وہ اس جگہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ (مرقس ۱:۳۵)

زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ قرآن میں جہاں نماز قائم کرنے کا ذکر ہے وہاں وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوۃِ. یعنی زکوٰۃ دینے کا بھی ذکر ہے۔ قرآن کی طرح انجیل میں بھی زکوٰۃ کے احکام ہیں۔ قرآن میں بیان ہوا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ فرماتے ہیں: وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا. (مریم ۱۹:۳۱)

"اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہے جب تک میں زندہ ہوں۔"

انجیل میں زکوٰۃ کے مندرجہ ذیل احکام ہیں

انجیل لوقا میں ہے: "جو اپنا عشر (زکوٰۃ) ریا و نمائش اور فخر کے لئے دیتا ہے اس سے وہ شخص بہتر ہے جو اپنے قصور پر نادم ہے۔" (لوقا ۱۸:۱۰)

"اگر کوئی دولت مند ہیکل کے خزانے میں اپنی زکوٰۃ کی بڑی رقم ڈالے اور اس کے مقابلے میں کوئی غریب بیوہ خلوص دل سے دو دمڑی ڈالے تو اس کی زکوٰۃ کا رتبہ اس دولت مند کی زکوٰۃ سے کہیں بڑھ کر ہے۔" (لوقا ۲۱:۱)

سیدنا عیسیٰؑ نے خود اپنی طرف سے نیز اپنے رفیق کی طرف سے آدھے مثقال والی زکوٰۃ ادا کی۔ (متی ۱۷:۲۷)

قرآن میں زکوٰۃ نہ دینے اور مال روک کر رکھنے والوں کے بارے میں وعید ہے۔ "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خبر دیں۔" (التوبہ ۹:۳۴)

اسی طرح انجیل میں بھی زکوٰۃ نہ دینے والے دولت مندوں کے متعلق عذاب الیم کا ذکر ہے۔ انجیل متی میں عیسیٰؑ دولت مندوں کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ "اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا آسان ہے مگر دولت مند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔" (متی ۱۹:۲۴)

روزے کے احکام

روزہ بھی اسلام کا بنیادی رکن ہے اور یہ پچھلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اے مسلمانو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیا گیا تھا۔" (البقرۃ ۲:۱۸۳)

انجیل میں روزہ کے بارے میں سیدنا عیسیٰؑ کا ارشاد ہے: ''جب تم روزہ رکھوتو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔'' (متی ۶:۶۱)

اسی طرح انجیل میں روزہ کے ثواب کا ذکر ہے۔

''جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر پر تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے، اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔'' (متی ۶:۱۷-۱۸)

زنا اور فحاشی کی ممانعت

اسلام پاک دامنی کا دین ہے اور جتنے پیغمبر گزرے ہیں انہوں نے پاک دامنی کی تعلیم دی اسی لئے قرآن میں واضح طور پر زنا کی ممانعت ہے اور اس پر سو کوڑوں کی سزا مقرر ہے۔ (النور۲۴:۲) قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى. (بنی اسرائیل۱۷:۳۲)

''اور زنا کے قریب نہ پھٹکو۔''

اسی طرح انجیل میں بھی پاک دامنی کی واضح تعلیم ہے اور زنا اور فواحش کی ممانعت ہے۔ انجیل متی میں عیسیٰؑ کا فرمان ہے: ''تم اگلے لوگوں سے سن چکے ہو کہ زنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ جو شخص غیر عورت کی طرف بری نظر سے دیکھتا ہے وہ دل میں زنا کا مرتکب ہو چکا ہے اس لئے اگر تمہاری آنکھ یا ہاتھ ایسی حرکت کرے تو اسے کاٹ کر پھینک دے۔'' (متی ۵:۲۷-۳۰)

اعمال میں ریاکاری کی ممانعت

اسلام میں تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اسی لئے وہ اعمال قابل قبول ہیں جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے جائیں۔ قرآن کی کئی آیات میں ریاکاری کی ممانعت ہے۔ قرآن میں ہے کہ ''اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر باطل نہ کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتا۔'' (البقرۃ۲:۲۶۴)

''ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو دکھاوا کرتے ہیں۔'' (الماعون۱۰۷:۴-۶)

اسی طرح انجیل میں بھی اعمال میں ریاکاری کی ممانعت ہے اور عیسیٰؑ ان نیک اعمال کو اللہ کے ہاں مقبول قرار دیتے ہیں جو ریاکاری اور دکھاوے سے پاک ہوں، فرماتے ہیں:

''خبردار اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمانوں پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے۔ پس جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادت خانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دائیاں ہاتھ کرتا ہے اسے بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔'' (متی ۶:۱-۴)

''جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ ہو کیونکہ وہ عبادتخانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو دیکھیں۔'' (متی ۶:۵)

جہاد فی سبیل اللہ

اللہ کی راہ میں جہاد ایک اہم فریضہ ہے جو اسلامی ریاست کے تحفظ اور ظلم و جبر کو روکنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ قرآن کی کئی آیات میں جہاد قتال کا حکم ہے اور کئی جگہوں پر وَجٰهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے الفاظ آئے ہیں۔ اسی طرح انجیل میں بھی جہاد کی آیات ملتی ہیں۔ عیسیٰؑ کا فرمان ہے۔ ''یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔'' (متی ۱۰:۳۴)

والدین کی عزت کی تعلیم

قرآن مجید کی کئی آیات میں والدین کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے اور اللہ کے حق کے بعد والدین کے حقوق پورا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن میں ہے۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا. (العنکبوت ۲۹:۸) ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے''۔ دوسری جگہ :اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ. (لقمان:۳۱-۱۴) ''ہم نے انسان کو وصیت کی کہ وہ میرا شکر ادا کرے اور اپنے والدین کا۔'' قرآن کی طرح انجیل میں بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا واضح بیان ہے۔ انجیل میں سیدنا عیسیٰ کا فرمان ہے کہ: ''تم اپنی پرانی روایت سے خدا کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو کیونکہ خدا نے فرمایا ہے تو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرنا اور جو باپ یا ماں کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے مگر تم کہتے ہو کہ جو کوئی باپ یا ماں سے کہے کہ جس چیز کا تجھے مجھ سے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ خدا کی نذر ہو چکی تو وہ اپنے باپ کی عزت نہ کرے پس تم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام باطل کر دیا۔ (متی ۱۵:۳-۷)

عیب جوئی کی ممانعت

قرآن میں واضح طور پر دوسروں پر عیب لگانے کی ممانعت ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے: وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ (الحجرات ۴۹:۱۱) ایک دوسرے کے خلاف عیب نہ لگاؤ۔ انجیل میں بھی عیب جوئی کی ممانعت ہے۔ انجیل میں سیدنا عیسیٰ کا فرمان ہے ''عیب جوئی نہ کرو تاکہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔'' (متی ۷:۱-۳)

غرباء کو خیرات اور صدقہ دینے کی تعلیم

قرآن پاک میں کئی جگہوں پر انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے کہ غریبوں، مسکینوں، قرابت داروں اور مسافروں پر خرچ کیا جائے اور اس انفاق کو ان کا حق قرار دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: ''پس تو عزیز و اقارب، محتاج اور مسافر کو ان کا حق دے۔ (الروم ۳۰:۳۸) اسی طرح انجیل میں بھی غرباء کو خیرات اور صدقہ دینے کا حکم ہے۔ ایک دولت مند شخص سیدنا عیسیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ ''اے نیک استاد میں کون سا نیک عمل کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں عیسیٰ نے جواب دیا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا کر سب کچھ جو تیرا ہے بیچ ڈال اور محتاجوں کو دے تجھے آسمان پر خزانے ملیں گے تب آ کے میرے پیچھے ہو لے۔'' (متی ۱۵:۳-۹)

انجیل لوقا میں ہے:

''بلکہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں، لنجوں، لنگڑوں، اندھوں کو بلا اور تجھ پر برکت ہوگی۔'' (لوقا ۱۴:۱۳-۱۴)

قرآن پاک میں بھی مسکینوں کو کھانا نہ کھلانے کے عمل کو کفار کی روش قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں ہے کہ: ''اور وہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔'' (الماعون ۱۰۸:۳)

عفو و درگزر کی تعلیم

قرآن مجید کی کئی آیات میں عفو و درگزر کی تعلیم ہے اور مومن کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ غصہ کے وقت عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں، لوگوں میں صلح کراتے ہیں۔ قرآن میں ہے: ''جو غصہ دبا دیتے ہیں اور جو لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں ایسے نیکوکار لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ (آل عمران ۳:۱۳۴)

انجیل میں بھی عفو و درگزر پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ انجیل میں عیسیٰ کا فرمان ہے:

''مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں جو حلیم ہیں جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں جو رحم دل ہیں جو پاک دل ہیں جو صلح کراتے ہیں جو راست بازی کے سبب ستائے گئے۔'' (متی ۵:۱-۱۰)

''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو۔'' (متی ۵:۴۳-۴۵)

''جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔'' (متی ۵:۳۹)

''اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔'' (متی ۶:۱۵)

پڑوسی کے حقوق کی تعلیم

اسلام میں پڑوسیوں کے بہت حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ قرآن میں ہے:
''اور قریبی پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس والے ساتھی کے ساتھ احسان کرو۔'' (نساء۴:۳۶)۔
انجیل میں بھی پڑوسیوں سے حسن سلوک کی تعلیم ہے۔ ''اور تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔'' (متی۲۲:۳۹)

قتل کی ممانعت

قرآن میں کسی بھی انسانی جان کو بلاوجہ مارنے کو پوری انسانیت کا قتل کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (المائدہ۵:۳۲) اسی طرح انجیل میں بھی انسان کو قتل کرنے کی ممانعت ہے۔ انجیل میں ہے: 'اور تو خون نہ کر۔'' (متی۱۹:۱۸)

چوری کی ممانعت

قرآن میں چوری کی سخت ممانعت ہے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا قرار دیا گیا ہے۔ (المائدہ۵:۳۹) اسی طرح انجیل میں بھی چوری کی ممانعت ہے۔ ''اور تو چوری نہ کر۔'' (متی۱۹:۱۸)

عدل و انصاف کے احکام

قرآن میں جس طرح انصاف کرنے کا حکم اور جھوٹی گواہی کی ممانعت کا ذکر ہے اسی طرح انجیل میں بھی یہ احکام موجود ہیں۔ انصاف کے بارے میں عیسیٰؑ کا فرمان ہے۔ ''اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر تو زکوٰۃ دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا ہے۔ لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔'' (متی۲۳-۲۳)

جھوٹی گواہی کے بارے میں ذکر آتا ہے: عیسیٰؑ کا فرمان ہے ''اور تو جھوٹی گواہی نہ دے۔'' (متی ۱۹:-۱۸)

غرض قرآن اور انجیل کے بہت سے مشترک احکام ہیں جن کو طوالت کے خوف سے مضمون میں چھوڑنا پڑا۔ اس مضمون کا مقصد یہ بتانا ہے کہ قرآن اور پچھلی انبیاء کی کتابوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں اگرچہ ان پچھلی کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے لیکن ان میں ابھی بھی ایسی بہت سی آیات ہیں جو اللہ کی طرف سے وحی شدہ ہیں، اگر ان کتابوں کو قرآن کی روشنی میں پڑھا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ کہاں تحریف ہے اور کہاں اللہ کی وحی ہے۔ اس لئے آج کے دور میں، جس میں بین المذاہب مکالمہ کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے، اس عمل کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جن باتوں پر دونوں مذاہب کا اتفاق ہے ان باتوں کی طرف آیا جائے تاکہ باہمی دعوت و مکالمہ سے یہ پتہ چل سکے کہ صحیح راہ کیا ہے۔ اہل کتاب کو چاہیے کہ وہ اپنی کتاب کو بغور پڑھیں اس طرح وہ اپنے آپ کو اسلام کے قریب پائیں گے اور دنیا میں مذاہب کی بنا پر جنگ کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا، قرآن کو سمجھنے کی راہ آسان ہو جائے گی اور دونوں مذاہب کے درمیان قربتیں پیدا کی جا سکیں گی۔

تنازعات کا حل

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

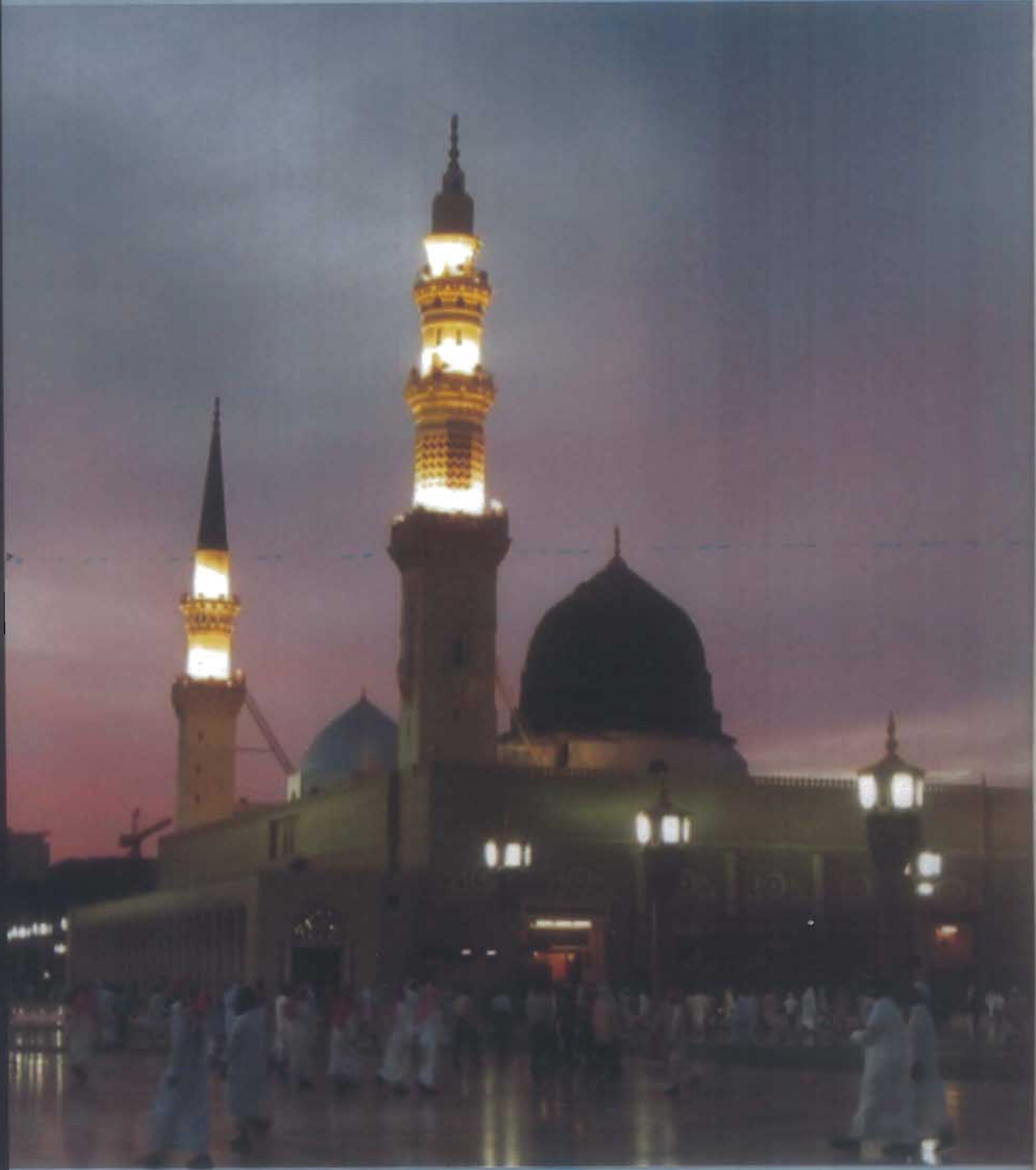

مولانا مقصود احمد سلفی
ڈائریکٹر
ادارہ الاسلام، پشاور